Rs. 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۵۶ شمارہ ۲۷ ۱۲ تا ۱۸ جولائی ۲۰۰۲ء بمطابق ۳ تا ۷ جمادی الاول ۱۴۲۳ھ

بی جے پی اور مرکزی حکومت پر شدت پسندوں کا قبضہ

باجپئی سے چھٹکارا پانے کی سنگھی چال

سنگھ کا اصل مقصد "ہندو راشٹر" کا قیام ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اعتدال پسندی سے توبہ کرکے پارٹی کو شدت پسندی کی راہ پر ڈال دیا جائے اور ایڈوانی جی اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں شخص ہیں ـــــ محمد سالم جامعی

[illegible]

اتر پردیش میں ونے کٹیار اور دہلی میں وینکیا نائیڈو اب اس بات کی واضح علامت کہے جا سکتے ہیں کہ بی جے پی باجپئی کے راستہ پر نہیں بلکہ ایڈوانی کے راستہ پر چلے گی

[illegible]

(باقی صفحہ [illegible] پر)

یہ صرف میرے ضمیر کی آواز تھی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے رخ پر ڈال دیا

اٹلی کے سفارت کار ماریو سیالوجا کے قبول اسلام کی کہانی خود ان کی زبانی

ماریو سیالوجا اٹلی میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے روم میں تعلیم حاصل کی اور قانون میں گریجویشن کی ڈگری لی۔ ان کا تعلق قانون دانوں، پروفیسروں اور سیاستدانوں کے خاندان سے ہے چنانچہ جب انھوں نے فارن سروس میں شمولیت کا فیصلہ کیا تو ان کے والد اس فیصلے سے کچھ زیادہ خوش نہیں ہوئے۔ وہ خود کہتے ہیں:

"میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں، اطالوی خاندان یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ میں پہلے روایتی کیریئر اختیار کروں گا۔ میرے والد اٹلی کے [illegible] میں بحیثیت ایک سینیٹر تھے اس کے باوجود وہ آخری سال تک یونیورسٹی میں قانون کے پروفیسر کی حیثیت میں کام کرتے رہے۔"

سفارت کاری کا پیشہ اختیار کرنے کے بعد انھوں نے متعدد ممالک جیسے صومالیہ، سابق سوویت یونین، [illegible] وغیرہ میں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۸۸ء-۱۹۸۷ء میں وہ نیویارک اور اقوام متحدہ میں اپنے ملک کے مستقل نمائندہ تھے۔ اس وقت ان کا رتبہ سفیر کا تھا۔

اسلام کی طرف میلان کے بارے میں بتاتے ہوئے ماریو سیالوجا کہتے ہیں: "مجھے کوئی مجبور کرنے والا نہ تھا، میرے اوپر کسی کا کوئی دباؤ بھی نہیں تھا۔ یہ صرف میرے ضمیر کی آواز تھی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیمات کے رخ پر ڈال دیا۔ اسلام کی جس خوبی نے مجھے اپنی طرف کھینچا اور جس کو میں بہت اہمیت دیتا ہوں یہ ہے کہ اسلام میں مومن اور اللہ کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ایک امت سے وابستگی کا احساس اور [illegible] عالمی اخوت کا جذبہ [illegible] اسلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اس طرح اسلام قبول کرنے کا فیصلہ میرا اپنا فیصلہ تھا۔ میں ۱۹۸۸ء میں حلقہ بگوش اسلام ہوا اور اس وقت سے اسلامی تعلیمات و اقدار اور قرآن کریم کی تلاوت و مطالعہ میں دلچسپی لینے لگے۔"

ان کا مزید کہنا ہے کہ [illegible] قرآن کریم [illegible] پہلا اسلامی رکن جو میں نے ادا کیا وہ رمضان کے مہینے کا روزہ تھا [illegible] میں نے پابندی کے ساتھ نماز شروع کر دی۔ میں نے پابندی کے ساتھ نماز شروع کرنے سے پہلے ہی روزہ شروع کر دیا تھا۔ اس طرح جب میں ۱۹۹۳ء میں مملکت سعودی عرب میں ایک سفیر کی حیثیت سے آیا اس سے چھ سال قبل ہی اسلام قبول کر چکا تھا۔ یہاں آنا میرے لیے خوش قسمتی کا باعث تھا، کسی شخص نے یہاں تک کہ وزارت خارجہ میں میرے کسی ساتھی نے بھی میرے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

وہ اپنے ملک کے دوسرے مسلم سفارتکار ہیں۔ پہلے ایک اطالوی نسل کے [illegible] سفارتکار تھے جو پیدائشی مسلمان ہیں۔ ماریو سیالوجا بتاتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو انھوں نے میرے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ میں اس وقت اپنے سفارتی کیریئر کے درمیانی دور میں تھا جبکہ آج ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ چکا ہوں۔

ماریو سیالوجا کی بیوی اور ان کے بیٹوں نے اپنا مذہب تبدیل نہیں کیا ہے، وہ ان کے بارے میں بتاتے ہیں: "جب میں نے قرآن کریم کا مطالعہ شروع کیا تو میری بیوی کو بڑی حیرت ہوئی۔ اس نے میرا ساتھ نہیں دیا حالانکہ وہ [illegible] زیادہ مذہبی نہیں تھی۔ اب بھی وہ [illegible] عیسائی مذہب پر برقرار رہتی ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں اس کو مجبور نہیں کر سکتا۔

جب میں حلقہ بگوش اسلام ہوا میرے بیٹے بالغ اور صاحب شعور ہو چکے تھے۔ ایک لڑکے [illegible] اس بارے میں غور و فکر کیا۔ میں نے اسے فیصلہ کرنے کا کھلا اختیار دے دیا۔"

سیالوجا اسلام قبول کرنے سے پہلے کیتھولک عیسائی تھے اور آخر تک کیتھولک اسکول میں جایا کرتے تھے جو عیسائی اخوت پر زور دیتا ہے۔ وہ بتاتے ہیں: "میں نے اس کی ہدایات اور اصولوں پر کوئی زیادہ عمل نہیں کیا [illegible] عیسائی اصولوں پر عمل [illegible]۔ مجھے اسلام کے جس اصول نے اپنی طرف مائل کیا وہ اس کا توحید پرستانہ عقیدہ ہے، کوئی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں [illegible]"

مسلمانوں اور اسلام کی عام قوت، طاقت اور کمزوری کے بارے میں بات کرتے ہوئے سیالوجا کہتے ہیں: "مسلم دنیا میں دعوت و تبلیغ کے کام کی بہت کمی ہے۔" مغربی دنیا میں دعوتی سرگرمیوں کو بڑھانے کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"میرے خیال میں دعوت کے طریقوں کے معیار کو بلند کرنا چاہیے اور اسے مغربی معاشرے کی ضرورت کے مطابق پیش کرنا چاہیے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ کسی بھی معاشرے میں دعوت کا کام موثر انداز میں [illegible]"

اسلامک گائیڈ سینٹر روم میں تبدیلی مذہب کے عمل کے بارے میں انھوں نے بتایا کہ مرکز میں ہر سال [illegible] اسلام قبول کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض مسلمانوں کے ساتھ شادی کرنے کی غرض سے اسلام قبول کرتے ہیں لیکن [illegible] حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں [illegible] اسلام قبول کرتے ہیں۔

مسئلہ فلسطین

اسرائیل جو درحقیقت ایک امریکی اسٹیٹ ہے

تحریر: مولانا نور عالم خلیل الامینی

[illegible] اسرائیل [illegible] امریکہ [illegible]

[illegible] (Infantry men) [illegible] (Preventive War) [illegible]

[illegible] اسرائیل پر مصری اور شامی افواج کی فتح [illegible]

[illegible] (Positive) [illegible] (Negative) [illegible]

[illegible] (Bank Credits) [illegible]

[illegible] (رمضان ۱۳۹۳ھ) کی عرب اسرائیل جنگ [illegible]

سینیگل کی ٹیم کے فرانسیسی کوچ نے اسلام قبول کر لیا

قاہرہ ۱۳ جون (یو این آئی) [illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فلسطینی عوام کے نام چاچا سام کا نادر شاہی فرمان

امریکہ فلسطینی قیادت میں تبدیلی چاہتا ہے اور یاسر عرفات کی جگہ کسی ایسے شخص کو اتھارٹی کی صدارت سونپنا چاہتا ہے جو آسانی کے ساتھ اس کے دام فریب کا شکار ہو کر وہ سب کچھ قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے جو غاصب اسرائیل اور اس کا آقا امریکہ چاہتا ہے۔

امریکہ کی اس خواہش کا اندازہ تو ۱۸ر جون ۲۰۰۲ء کو اسی وقت ہو گیا تھا جب مشرق وسطی کے امور کے ذمہ دار امریکہ کے اسسٹنٹ وزیر خارجہ مسٹر ولیم برنس نے امریکی ایوان نمائندگان کی انٹرنیشنل ریلیشنز کی سب کمیٹی کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ "فلسطینی حکومت کے خدوخال میں تبدیلی اب ناگزیر ہو گئی ہے۔" لیکن امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش کی فلسطینی عوام سے براہ راست اس اپیل نے کہ "اگر فلسطینی عوام مکمل فلسطینی ریاست چاہتے ہیں تو وہ اپنا لیڈر تبدیل کر لیں" امریکہ کے اس ظالمانہ اور بے ایمانی پر مبنی منصوبہ کی تصدیق کر دی ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ فلسطینی عوام مسٹر یاسر عرفات کی جگہ کسی اور کو اپنا لیڈر منتخب کر لیں۔ امریکہ کے اس فرمان کے بین السطور میں یہ بات بھی صاف جھلک رہی ہے کہ وہ "کوئی اور" بھی وہی ہوگا جو امریکہ بہادر کا پسندیدہ ہوگا۔

فلسطینی عوام پر اسرائیلی درندوں کا قہر اور اس کے لیے امریکہ کی سرپرستی تاریخ عالم کی ایک حقیقت بن چکی ہیں اور جس طرح بے خوف ہو کر فلسطینی نوجوان یاسر عرفات کے جذبات سے سرشار ہو کر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اپنے وطن کی آزادی کے لیے مستحکم بنیاد فراہم کر رہے ہیں، وہ تاریخ انسانیت کا ایک ایسا مکمل باب بنتا جا رہا ہے جسے کوئی بھی نظر انداز نہ کر سکے گا اور شاید یہی سب سے اہم وجہ ہے کہ امریکہ فلسطینی قیادت میں تبدیلی کا خواہشمند نظر آ رہا ہے۔

دراصل امریکہ کی ہمیشہ ہی یہ پالیسی رہی ہے کہ کسی ملک کا کوئی حکمراں جب تک اس کے اشاروں پر ناچنے کو تیار رہے وہ اس کا پسندیدہ حکمراں بنا رہتا ہے اور جہاں اس نے اس کے احکام سے روگردانی شروع کی وہ ایکدم ناپسندیدہ بن جاتا ہے۔ خود مسٹر عرفات اس کی ایک واضح مثال ہیں۔ مسٹر عرفات جب تک اپنے امریکی خداؤں کے حضور سجدہ ریزی کرتے رہے وہ انتہائی لائق، بردبار اور سنجیدہ شخص قرار دیے جاتے رہے اور اب جبکہ انھوں نے فلسطینی فدائین کو ان کے عزائم سے روکنے سے انکار کر دیا ہے فلسطین میں امریکہ نے ان کے متبادل تلاش کرنا شروع کر دیے ہیں۔

امریکہ بہادر اور اس کے بد دماغ صدر بش کو یہ بات بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ اپنی بہت سی کمزوریوں اور فلسطینیوں کے ایک بڑے طبقہ کی مخالفت کے باوجود یاسر عرفات آزادی فلسطین کی ایک علامت بنے ہوئے ہیں اور حالانکہ انھوں نے ایک طویل عرصہ تک امریکہ کے اشاروں پر کام کرتے رہنے کا ایک ریکارڈ بنایا ہے مگر امریکہ یہ جانتا ہے کہ اس قد آور فلسطینی لیڈر کی موجودگی میں وہ اسرائیل کے تحفظ کے اپنے منصوبہ کو پورے طور پر روبہ عمل نہ لا سکے گا، اسی لیے اس کی یہ خواہش بالکل فطری ہے کہ یاسر عرفات کو میدان چھوڑنے پر مجبور کر دیا جائے اور اگر وہ از خود اس کیلئے تیار نہ ہوں تو ان کے خلاف مکمل آزادی اور مال و زر کا لالچ دے کر فلسطینی عوام کو کھڑا کر دیا جائے۔ یاسر عرفات کو از خود صدارت سے دستبردار ہونے کیلئے اسرائیلی درندوں کے ذریعے بار بار ان کا اور ان کے دفاتر کا محاصرہ کرایا گیا مگر جب وہ اپنے موقف سے نہیں ہٹے تو امریکہ کے صدر نے فلسطینی عوام پر ڈورے ڈالنے شروع کر دیے ہیں۔

مسٹر یاسر عرفات ایک تجربہ کار اور زیرک سیاستداں ہیں اور جدوجہد ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ انھوں نے امریکہ بہادر کے اس فرمان کے جواب میں فلسطینی اتھارٹی کے قبل از وقت انتخابات کا اعلان کر دیا ہے جس میں صدر کا انتخاب بھی شامل ہے، ساتھ ہی انھوں نے یہ اعلان بھی کر دیا ہے کہ وہ بھی صدارتی عہدہ کے لیے امیدوار ہوں گے۔ امریکہ کے اس نامعقول اور ظالمانہ فرمان نے فلسطین کے عوام میں یاسر عرفات کی مقبولیت بھی بڑھا دی ہے اور امریکہ کے ذرائع ابلاغ کی طرف سے جن بعض لوگوں کو بطور صدر پیش کیا گیا تھا ان میں سے اکثر نے یاسر عرفات کی حمایت کا کھلا اعلان کر دیا ہے۔

فلسطین کے ایک سابق سیکورٹی افسر مسٹر محمد دہلان نے جو یاسر عرفات کے کٹر مخالفوں میں شمار ہوتے ہیں اور جنھیں امریکہ اور اسرائیل مستقبل کا حکمراں دیکھنا چاہتے ہیں، صاف اعلان کیا ہے کہ وہ یاسر عرفات کے خلاف صدارت کا انتخاب نہیں لڑیں گے۔ انھوں نے واضح طور پر کہا کہ جب تک امریکہ اور اسرائیل عرفات کے خلاف ہیں میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ عرفات کے ساتھ ہوں حالانکہ مسٹر دہلان اور عرفات میں شدید اختلاف ہے اور اسی اختلاف کی وجہ سے مسٹر دہلان کو سیکورٹی افسر کی ذمہ داریوں سے مستعفی ہونا پڑا ہے۔ مگر چونکہ آزادی فلسطین سے متعلق ان کی وفاداری کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے اس لیے وہ کھل کر عرفات کے ساتھ آ کھڑے ہوئے ہیں۔

یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ امریکہ جب چاہتا ہے کسی بھی مسلم ملک کے حکمراں کے خلاف بیان بازی شروع کر دیتا ہے اور مسلم دنیا اس پر خاموش تماشائی بنی رہتی ہے۔ ایک طویل عرصہ سے امریکہ عراق کے صدر صدام حسین کو ختم کرنے یا کم سے کم انھیں اقتدار سے ہٹانے کی کوششوں میں مصروف ہے اور اب اس نے ایک اور یاسر عرفات کی شکل میں تلاش کر لیا ہے مگر ہائے مسلم سیاست کی بدبختی کے سوا اور کیا کہا جائے کہ پوری دنیا کے ۵۷ ملکوں کے قریب مسلم حکمراں امریکہ کی اس کارروائی پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ امریکہ مسلسل عراق و فلسطین میں قیادت کی تبدیلی کا راگ الاپ رہا ہے مگر اقوام متحدہ میں یہ جرأت ہے کہ وہ امریکہ کی زبان بند کر سکے اور نہ ہی انصاف و قانون کی بالادستی کا دعویدار یورپ امریکہ سے یہ پوچھنے کی ہمت کر رہا ہے کہ کسی بھی ملک کے جائز حکمراں کے خلاف اسے اس طرح کی گھٹیا بیان بازی کا کیا حق ہے۔ صدام اور عرفات اپنے اپنے ملکوں کے بالکل اسی طرح جائز حکمراں ہیں جس طرح بش امریکہ کا صدر اور وہاں کا جائز حکمراں ہو سکتا ہے۔

بہر حال امریکہ کی یہ ناپاک خواہش پوری ہوتی ہے یا نہیں یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا مگر یہ حقیقت اب کھل کر سامنے آ چکی ہے کہ امریکہ کا صدر آج اس بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکا ہے کہ خود اسے معلوم نہیں کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ کہاں تک ممکن بھی ہے یا نہیں جو کہ ہے کہ کسی بیرونی ملک کے لیے کسی بھی طرح مناسب نہیں کیا جا سکتا۔ گزشتہ دس سالوں کے درمیان امریکہ صدام کو ہٹانے کے لیے اربوں ڈالر بطور رشوت خرچ کر چکا ہے مگر جن لوگوں کو وہ صدام کے خلاف استعمال کرنے کے لیے منتخب کرتا ہے وہ بڑی بڑی رقمیں حاصل کر کے پیچھے ہی عراق پہنچتے ہیں امریکہ کے منہ پر تھوک دیتے ہیں۔ اب اسی تکنیک پر فلسطین میں بھی وہ عمل کرنے کا گر رہے یا درکھنا چاہیے کہ فلسطین میں بھی اس کی ان کوششوں کا انجام عراق سے کچھ بہتر نہیں ہوگا، اس لیے کہ اس وقت فلسطینی عوام پوری طرح یاسر عرفات کی پشت پر کھڑے ہیں اور وہ باہمی اختلافات کے باوجود کسی بھی قیمت پر امریکہ کے ہاتھوں بکنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ مسلم ملکوں کے حکمرانوں کی خاموشی کے باوجود دنیا بھر کے مسلمان امریکہ کے اس نادر شاہی فرمان کی کھل کر مذمت کر رہے ہیں جن میں ہندوستان کے عوام بھی شامل ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کی موقر اور سب سے منظم تنظیم جمعیۃ علماء ہند جو ہمیشہ ہی سے فلسطین کے کاز اور اس کی آزادی کی پرجوش حامی رہی ہے فلسطین میں اسرائیلی جارحانہ کارروائیوں اور امریکہ کے یاسر عرفات کو ہٹانے کے نادر شاہی فرمان کے خلاف ۱۹ر جولائی ۲۰۰۲ء بروز جمعہ "یوم فلسطین" منا رہی ہے جس میں فلسطین کی مکمل آزادی کے حق میں اور اسرائیلی جارحیت کے خلاف تجاویز منظور کی جائیں گی۔

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم نے ہندوستانی مسلمانوں سے بالعموم اور جمعیۃ کی شاخوں سے بالخصوص اپیل فرمائی ہے کہ وہ فلسطینی عوام اور ان کی قیادت کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے ۱۹ر جولائی بروز جمعہ "یوم فلسطین" منائیں، بعد نماز جمعہ سب لوگوں کو ساتھ لے کر مشترکہ جلسے منعقد کریں اور تجاویز منظور کر کے امریکہ، اقوام متحدہ اور فلسطین کے سفارتی دفاتر کو ارسال کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فلسطینیوں کے حقوق کی حفاظت فرمائے اور اسرائیل اور اس کے سرپرستوں اسلام دشمن سرپرستوں اور تیرگی والوں کو نیست و نابود کرے۔ □□

جواہر القرآن

سورہ ھود ۱۱

ترجمہ آیات : ۵۰-۵۱

حضرت شیخ الہندؒ

○ اور عاد کی طرف ہم نے بھیجا ان کے بھائی ہود کو بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا حاکم نہیں سوائے اس کے تم سب جھوٹ کہتے ہو ۱۔

○ اے قوم میں تم سے نہیں مانگتا اس پر مزدوری میری مزدوری اسی پر ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا ۲۔ پھر کیا تم نہیں سمجھتے ۳۔

فوائد: ——— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

ف۱ یعنی خدا کے سوا جن کو تم نے معبود ٹھہرا رکھا ہے، محض جھوٹ اور افترا ہے کسی قوم ہود کا قصہ گزر چکا۔

ف۲ یعنی تمہارے مال کی مجھے ضرورت نہیں، میرا پیدا کرنے والا ہی تمام ضروریات اور اجر و ثواب کا کفیل ہے۔ یہ بات ہر ایک پیغمبر نے اپنی قوم سے کہی تاکہ نصیحت بے لوث اور موثر ہو، لوگ ان کی نصیحت کو لالچ پر محمول نہ کریں۔

ف۳ یعنی اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھتے کہ ایک شخص بے غرض محض دردمندی اور خیر خواہی سے تمہاری فلاح دارین کی بات کہتا ہے، تم الٹے دشمن اور بدخواہ بن کر کس قدر بے وقوفیاں کرتے ہو۔

انوار احادیث

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے کجاوہ اور ایک پرانی چادر پر حج فرمایا جس کی قیمت چار درہم بھی نہ تھی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اللهم حجة لا رياء فيها ولا سمعة۔

بی جے پی، آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد ہر صوبہ میں ایک مودی تیار کر رہی ہیں

کچھ بنیادی سوالوں کی وجہ سے سہگل کو کھڑا کیا گیا

اتفاق کی کوششوں کو سماجوادی پارٹی نے توڑ دیا

مارکسی کمیونسٹ پارٹی کے پولٹ بیورو کے رکن جناب سیتارام یچوری سے انٹرویو

حال کے مہینوں میں گجرات میں جو کچھ ہوا اور اس کے بعد وشو ہندو پریشد نے جو رخ اپنایا ہے اس سے یہ صاف نظر آتا ہے کہ پورے ملک میں خون خرابہ کی فرقہ وارانہ مہم شروع کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ وشو ہندو پریشد، آر ایس ایس اور بی جے پی مل کر بنا رہی ہیں۔ ہندوتو کے سہارے ووٹ کو منظم کرنے کے لیے بی جے پی نے [illegible] ہے۔ بی جے پی اور سنگھ پریوار کا ہر ریاست میں ایک نریندر مودی تیار کرنے کا منصوبہ ہے اس کے لیے وشو ہندو پریشد ماحول تیار کرے گی۔ یہ کہنا ہے کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر سیتارام یچوری کا۔ وہ صدارتی انتخاب کے موضوع پر [illegible] کرنے کے لیے براہ راست کانگریس اور سماج وادی پارٹی کو ذمہ دار مانتے ہیں۔ پیش ہیں ان سے ہوئی بات چیت کے اہم اقتباسات

■ کمیونسٹ پارٹیوں نے صدارتی عہدے کے لیے کیپٹن لکشمی سہگل کو امیدوار بنایا ہے۔ ان کی ہار طے ہے پھر بھی ان کو کھڑا کرنے کی کیا وجہ ہے؟

● کمیونسٹ پارٹیوں نے لکشمی سہگل کو صدارتی عہدے کے لیے کچھ بنیادی سوالوں کو لے کر کھڑا کیا ہے۔ ان میں سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

ایک بار پھر چھوٹ گئی ممتا کی ریل

[illegible]

گجرات میں جگن ناتھ یاترا سے

مسلمانوں میں زبردست خوف و ہراس

ابھی گجرات میں فسادات کی آگ ٹھنڈی بھی نہ ہو پائی تھی کہ ایک مرتبہ پھر یہاں کے لوگ خوف زدہ نظر آنے لگے ہیں۔ یہاں آج ۱۲ جولائی کو جگن ناتھ رتھ یاترا نکلنے والی ہے [illegible]

[illegible]

گودھرا کے ملزمین سے اقبال جرم کرانے کے لئے غیر قانونی طریقوں کا استعمال
انسانی حقوق کے تحفظ کی تنظیمیں خاموش کیوں؟

گجرات کی پولیس گودھرا ٹرین سانحہ کے ملزمین سے اقبال جرم کرانے کے لیے اب ایسے ہتھکنڈے اختیار کر رہی ہے جو نہ صرف غیر قانونی ہیں بلکہ غیر انسانی بھی ہیں اور ملزمین کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک ماہ قبل گودھرا کورٹ میں داخل ضمنی چارج شیٹ میں ۲۰ ملزمین خصوصاً اصل ملزمین کو حسین کلو اور حاجی بلال سے پوچھ گچھ کے دوران حقیقت اگلوانے یا دوسرے الفاظ میں اقبال جرم کرانے کے لیے ایسی ادویات کا غیر مہذب طریقہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ ہفتہ ان پر نارکو ٹیسٹ کیا گیا۔

رپورٹ کے مطابق ملزمین کو پوچھ گچھ کے دوران خواب آور دوا سوڈیم پینٹوتھل (Sodium Pentothal) کی خوراک دی گئی، یہ دوا اصل میں سرجری سے قبل مریض کو بیہوش کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ اگر زیادہ خوراک دی جاتی ہے تو آدمی بالکل بیہوش ہو جاتا ہے اور کم خوراک کی صورت میں وہ نیم بیہوش رہتا ہے۔ حرکت قلب کم ہو جاتی ہے۔ اعصابی نظام اس لائق نہیں رہتا کہ وہ مزاحمت کر سکے۔ چنانچہ اس حالت میں آسانی سے کچھ بھی کہلوایا جا سکتا ہے اور قبول کرایا جا سکتا ہے۔ گودھرا کے ملزمین کو ۲۰۰۳ء میں اس مرحلہ سے گزرنا پڑا۔ سرکاری اسپتال Sir Sayaji General Hospital کی ایک ٹیم نے ... Anaesthesia ... Psychiatry or Surgery ... کے ڈاکٹر موجود تھے لیکن اس غیر قانونی اور غیر مہذب کارروائی کی گواہی کے لیے انسانی حقوق کمیشن کا کوئی بھی ممبر موجود نہیں تھا۔

دلوں تک چلی اس کارروائی کے دوران ہر ملزم سے چار گھنٹے تک پوچھ گچھ کی گئی اور اس کی ویڈیو گرافی بھی کی گئی۔

اس ٹیسٹ کے بارے میں جب گودھرا کے ... ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس (کرائم) اے کے جین سے دریافت کیا تو انہوں نے صرف اس کی تصدیق کی بلکہ یہ بھی بتایا کہ ان ملزمین پر اسی طرح کا طریقہ اس سے قبل بھی آزمایا جا چکا ہے ... ۱۹۹۹ء میں اقوام متحدہ نے ... قرار دے دیا ہے ...

... عدالت عظمیٰ میں ... چیف جسٹس ... گجرات ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس ... کسی کو بھی اقبال جرم پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ...

گودھرا کے ملزمین کو مذکورہ ٹیسٹ سے گزارنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب تک گودھرا کے پولیس کو کسی نے واقعہ کی انکوائری کی تھی ... اس صد تک گرگئی ہے کہ گودھرا کے ملزمین سے زبردستی اقبال جرم کرانے کے لیے وہ طریقہ اختیار کر رہی ہے جو نہ صرف غیر قانونی ہے بلکہ ایک مہذب سماج میں کوئی اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا ... گجرات کے چھوٹے بڑے واقعات ... بیسٹ بیکری ... حقیقت اگلوانے کے لیے کوئی طریقہ نہیں اختیار کیا جا رہا ہے ... گرفتاریوں کو ... کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ○○

مستقبل کی فکر: فائر بریگیڈ میں روزگار کے وسیع امکانات

گرمی کے موسم میں تو آتشزدگی کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی کبھی تو آگ اتنی خوفناک شکل اختیار کر لیتی ہے کہ برسوں اس کی تپش محسوس ہوتی رہتی ہے۔ کئی سال پہلے دہلی کے ایک سنیما ہال میں لگی آگ نے کئی لوگوں کو اپنا شکار بنایا تھا جن میں بچے بھی تھے اور بڑے بھی۔ کسی کثیر منزلہ عمارت میں لگی آگ پر وقت پر قابو پالیا گیا ... ایسے حادثات میں جان و مال کا نقصان ہوتا ہے۔ فائر بریگیڈ انجینئرنگ میں آگ بجھانے کے دفاعی نظام کے فروغ اور آگ لگ جانے کی صورت میں اس کو جلدی سے جلدی بجھانے کے طریقوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

ملک کے سبھی صوبوں اور مرکز کے تحت علاقوں نے فائر بریگیڈ اور اس سے جڑی ... قائم کی ہیں ... ملک میں ۲۰۰۰ سے بھی زیادہ فائر اسٹیشن ہیں ... حکومت نے قانون بنائے ہیں کہ ... فائر افسر کی تقرری کرنی ... وقت وقت پر رولنگ اور اس سے متعلق اصول ... سرکاری محکمہ ...

ہونا ہی چاہیئے۔ اگر آپ فائر انجینئروں کی تقرری کے بھی مواقع ہیں۔ فائر انجینئروں کو ہر جگہ روزگار مل سکتا ہے ... سرکاری فائر سروس، آرمی ... بلڈنگ ڈیزائن، بیمہ، پروجیکٹ ... صنعتی اکائیوں وغیرہ ... فائر انجینئرنگ کی تعلیم دینے والے کئی ادارے ہیں ... نیشنل فائر سروس کالج ناگپور ... فائر انجینئرنگ کے ساڑھے تین سال کے بی ای کورس میں داخلہ ... فزکس اور کیمسٹری ...

اس مرکز پر فائر انجینئرنگ میں ایم ای کورس بھی چلایا جاتا ہے۔ ایک اور کورس ۳۳ ہفتوں کا سب آفیسرس کورس ہے جس میں ۱۰+۲ پاس امیدوار داخلہ لے سکتے ہیں۔ ناگپور میں ہی انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فائر انجینئرنگ ہے جہاں ۱۰+۲ یا آئی ٹی آئی ڈپلوما یا گریجویشن کے بعد آگ سے تحفظ کے انجینئرنگ کورس میں ایک سالہ پی جی اور دسویں کے بعد کے فائر انجینئرنگ میں سرٹیفکیٹ کورس موجود ہے۔

کوچین یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے انجینئرنگ ادارے کی جانب سے سیفٹی اور فائر انجینئرنگ میں بی ٹیک کا کورس ہے ... دہلی کالج آف انجینئرنگ ... فائر سیفٹی ... کورس چلایا جاتا ہے۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فائر انجینئرنگ نام سے ایک ادارہ دہلی میں بھی قائم ہے ... فائر انجینئرنگ میں کورس چلا رہے ہیں۔ جس کے اشتہارات اخبارات میں وقت وقت پر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ انسٹی ٹیوشن آف فائر انجینئرس (انڈیا) فائر بریگیڈ کے انجینئروں کا پیشہ ور انہ تنظیم ہے اور ملک میں فائر انجینئرنگ کے کورس کے تعین اور آگ بجھانے کے جدید طریقوں کی حوصلہ افزائی اور حکومت کو اس سلسلہ میں مفید مشورے دینے کا کام کرتی ہے۔

دہلی سرکار کی طرف سے دینی مدارس کو رجسٹریشن کرانے کی تجویز ناقابل قبول
دہلی کے تمام دینی مدارس کے ذمہ داروں کا امیر الہند مدظلہ کی قیادت میں فیصلہ

نئی دہلی ... جمعیۃ علماء ہند کے ... ہال میں دہلی کے دینی مدارس کے نمائندوں کا ایک اجتماع امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ء کے تحت ... سرکار کے ... مدارس ... امیر الہند مدظلہ کی قیادت ... دینی مدارس کے آزاد کردار ... کے تحفظ کے لیے ہر ممکن جدوجہد کریں گے ...

- اپنے مذہب اور دینی ... کی ترویج و اشاعت میں رکاوٹ پیدا ہوگی ...
- ... مدارس ... حکومت ... سرکاری ...
- ... رجسٹریشن ...

ان مدارس کے ذمہ دار ... حکومت دہلی ... ملاقات ... امیر الہند ...

صدارتی انتخاب میں عبدالکلام اور لکشمی سہگل کے درمیان

معروف ہندی صحافی جناب راجیو

آخر کار صدارتی عہدے کیلئے مقابلہ کی نوبت آ ہی گئی ہے۔ اے پی جے عبدالکلام کی امیدواری کے این ڈی اے اور اس کے نئے پرانے ساتھیوں اور کانگریس کی جانب سے الگ الگ پرچے بھرے جانے اور کمیونسٹ پارٹیوں اور ان کی ایک دو معاون پارٹیوں کی امیدوار کیپٹن لکشمی سہگل کی نامزدگی کے پرچے بھرے جانے کے ساتھ ہی اب باقاعدہ صدر کے عہدے کے لیے مقابلہ ہونا طے ہے۔ پھر بھی یہ سوال تو اپنی جگہ باقی ہی ہے کہ صدر کا انتخاب ہندوستانی سیاست کی گہری تقسیم کو ظاہر کرتا ہے؟ یا پھر یہ صرف کمیونسٹوں کی ضد ... [illegible]

[illegible]

باجپئی کابینہ میں توسیع اور ردو بدل

وزیر اعظم اٹل بہاری ایک مرتبہ پھر چونک گئے ہیں۔ ... [illegible]

کابینہ میں آر ایس ایس کے تربیت یافتہ لوگوں کو جگہ دی گئی ہے: [illegible]

[illegible]

کس کو کیا ملا

[illegible]

عالم اسلام

انڈونیشیا کو ۳۵۸۰ لاکھ ڈالر کی منظوری

عالمی مالیاتی فنڈ نے انڈونیشیا کے لیے منظور شدہ ۵ ارب ڈالر کے کل قرض میں سے ۳۵۸۰ لاکھ ڈالر کی ادائیگی کی منظوری دے دی ہے۔ آئی ایم ایف کے نائب سربراہ کرہگر نے انڈونیشیا کے معاشی سدھار پروگراموں کی بہتر کارکردگی کی پذیرائی کی۔ انھوں نے کہا کہ انڈونیشیا کے پاس اب معاشی طور پر مضبوط ہونے اور ترقی کو فروغ کرنے کے مواقع ہیں واضح ہو کہ یہ ملک کئی برسوں سے کساد بازاری اور افراط زر کے مسائل کا شکار ہے۔ ڈالر کے مقابلے یہاں کی کرنسی کی قیمت بہت کم ہے۔

طارق جوائنٹ سکریٹری بنے

بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیا نے اپنے بیٹے طارق الرحمن کو بنگلہ دیش نیشنل پارٹی کا جوائنٹ سکریٹری مقرر کیا ہے۔ پارٹی کے عہدیداران نے بتایا کہ گذشتہ روز ضیا نے ایسا کر کے پارٹی میں نوجوان چہروں کو شامل کرنے کے اپنے وعدے کو پورا کیا ہے۔ وزیر اعظم نے آئین کے مطابق ۳۵ سالہ بیٹے طارق الرحمن کو پارٹی کا جوائنٹ سکریٹری مقرر کیا ہے۔ ان کو پانچ دیگر جوائنٹ سکریٹریوں سے اوپر جگہ دی گئی ہے۔

لیبیا میں ہندوستانی جاسوسوں کی مانگ

لیبیا کو ہندوستانی جاسوس کی ضرورت ہے۔ لیبیا کے امیگریشن کے ڈائرکٹر جنرل ... [illegible]

زرداری کے خلاف فرد جرم داخل

پاکستان کی ایک احتسابی عدالت نے جیل میں بند پاکستان پیپلز پارٹی کے لیڈر اور پارٹی کی صدر بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف علی زرداری ... [illegible]

فلسطینی خودکش بم دھماکہ

فلسطینی خودکش بمبار نے ... [illegible]

عالمی خبریں

آسمان سے گرے کھجور میں اٹکے

جیل سے آزادی کی کوشش اس دنیا سے ہی نجات میں بدل جانے کی اس بات کا پتہ بیچارے قیدی کو کہاں تھا۔ صرف پولیس کی گرفت سے بچنے کے لیے اس شخص نے ندی میں چھلانگ لگائی تھی لیکن وہاں ایک گھڑیال موت کی شکل میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ کولمبیا کی جیل سے بھاگے ایک ۳۴ سالہ قیدی نے تو اپنی مرضی میں یہ سوچ کر چھلانگ لگائی تھی کہ وہ پولیس سے بچ جائے گا لیکن وہ وہاں موجود ۳ میٹر لمبے گھڑیال سے بچ نہیں پایا۔ لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

پونے چار کروڑ کا جرمانہ

امریکہ میں فلوریڈا کی ایک عدالت نے ملک کی سگریٹ بنانے والی تین بڑی کمپنیوں کو ایک مریض کو پونے چار کروڑ ڈالر معاوضہ ادا کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ڈاکٹروں کو کہنا ہے کہ پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا ۶۷ سالہ جان لیو کی زندگی صرف چند ماہ رہ گئی ہے۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق سگریٹ پینے سے اس کی صحت کو ہوئے نقصان کے لیے ۳ کروڑ ۷۵ لاکھ ڈالر معاوضہ دینے کی ہدایت جاری کی۔ دو سال پہلے تمباکو کی صنعت سے بیمار ہوئے افراد کے علاج کے لیے عدالت نے یہ فیصلہ سنایا۔

مصر میں دنیا کا قدیم ترین تابوت برآمد

ماہرین آثار قدیمہ کو گیزا کے اہرام کے پاس دنیا کا سب سے پرانا تابوت ملا ہے اس کے اندر ۴۵۰۰ سال پرانی ممی ہو سکتی ہے۔ یہ بات مصری افسران نے بتائی۔ چونا پتھر کا بنا تابوت دو میٹر لمبا اور ایک میٹر چوڑا ہے۔ یہ تابوت ابوالہول کے مجسمے سے دو کلو میٹر کی دوری پر کھدائی کر کے نکالا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس کا تعلق شاید ۴۵۰۰ سال قبل کے عہد سے ہے جس نے عظیم پرامڈ تعمیر کرایا تھا۔ اس کے علاوہ ۱۳۰ مزدوروں کے مقابر بھی ملے ہیں۔

بارودی سرنگوں کو ہٹانے میں برسوں لگیں گے

سری لنکا کے شمالی جافنا جزیرے کو ایک دہائی پہلے چھوڑ گئے پناہ گزینوں نے خواہ اپنے گھروں کو لوٹنا شروع کر دیا ہو لیکن بارودی سرنگیں ہٹانے اور وہاں امن بحال کرنے میں برسوں لگ جائیں گے۔ سری لنکا کی حکومت اور ایل ٹی ٹی ای کے درمیان اس ماہ جولائی میں مذاکرات ہونے والے ہیں اور جنگ کے امکانات بہت کم ہیں جس کی وجہ سے اب ہزاروں سے زیادہ پناہ گزینوں کے اپنے گھروں کو لوٹنے کا راستہ ہموار ہوا ہے لیکن اس کو بارودی سرنگوں سے پاک کرنے میں ایک عرصہ لگ جائے گا۔

پوری دنیا کا چکر لگانے کا عزم

امریکہ کا ایک حوصلہ مند سیاح فوسٹ غبارے کی مدد سے پوری دنیا کا چکر لگائے گا۔ اس نے بتایا کہ اس سے پہلے بھی اس نے دنیا کا چکر لگانے کی کوشش کی لیکن خراب موسم کی وجہ سے وہ کامیاب نہ ہوسکا۔ اس کو امید ہے کہ اس بار وہ کامیاب ہوگا۔ وہ اس سے پہلے پانچ بار کوشش کر چکا ہے اور ناکام ہو چکا ہے۔

اتفاق رائے نہ ہونے دینے کا ذمہ دار کون؟

...ر شرما کی تجزیاتی تحریر

کے بڑھتے اختلافات تک مختلف معاملات میں صدر کی حیثیت سے نارائن کا کردار رہا ہے۔ بی جے پی اور آر ایس ایس کو گوارا نہیں ہے یہ اور بات ہے کہ عوامی حلقوں میں ان کی معاملوں میں ان کے رول کو دستور کے محافظ والا مانا گیا ظاہر ہے کہ بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے حکومت اس دستوری بالادستی پر اپنے فیصلے پر کوئی ظاہر کرنا ہے۔ اس سے موجودہ این ڈی اے کے لیڈروں کو اس کا اشارہ ملتا ہے بہر حال اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بی جے پی کا برسراقتدار محاذ تمام معاملات میں سرحد پار کی ...

ارادوں کو پورا کرنے کے لیے اتفاق رائے کا راستہ مدد کر کے ایک ایسا کردار ادا کر رہا تھا جو قومی مفادات کے خلاف جاتا ہے آخر ایسا کیوں تھا؟

آیئے اس سوال پر آنے سے پہلے ایک نظر صدارتی انتخاب کے سلسلے میں بعد کے واقعات پر بھی ڈال لیں جس سے اس سوال کا جواب تلاش کرنے میں آسانی ہوگی کے آر نارائن کی دوسری مدت کا امکان بی جے پی قیادت والے اتحاد کی جانب سے خارج کرائے جانے کے بعد نائب صدر کرشن کانت کا نام ابھر کر سامنے آیا یا ان باتوں کے علاوہ ان کے نام کے حق میں نائب صدر کو صدر بنانے کی روایت کی دلیل بھی تھی اس دلیل کا ...

وزن اس لیے اور بڑھ گیا تھا کہ راجن کا نام کاٹنے کے لیے بھی ایک اور روایت کی دلیل دی جاری تھی کہ صدر کو عام طور سے دوسرا موقع نہیں دیا جاتا لیکن وزیر اعظم کی طرف سے کرشن کانت کے حق میں زور لگانے سے ان کے نام کا وزن اور بڑھ گیا تھا۔

اس پس منظر میں این ڈی اے کے لیڈر کی حیثیت سے وزیر اعظم نے کرشن کانت کے نام پر اتفاق رائے کو ممکن بنا لیا تھا اور ان کی طرف سے اپوزیشن لیڈروں کو اس فیصلے کی اطلاع بھی دے دی گئی لیکن اس کے فوراً بعد بی جے پی اور آر ایس ایس نے اتفاق رائے سے اس کوشش کو بھی ٹھکرا دیا اور صدارتی ...

عہدے کے لیے این ڈی اے کے امیدوار کے طور پر بہار اور اتر پردیش کے گورنر کے نام سامنے آئے بڑھا دیا جارہا ہے کہ اس نام کے سامنے لائے جانے کا شروع سے ہی صرف اور صرف ایک ہی مطلب لگایا جارہا تھا کہ اس طرح مستقبل میں سونیا گاندھی کے وزارت عظمیٰ تک پہنچنے میں ایک رکاوٹ پیدا کی جاسکتی ہے کہ ملک کے دو اہم عہدوں پر بیرونی نژاد کے لوگوں کو نہیں بٹھانا چاہیے اس طرح قومی بحران کی حالت میں بی جے پی اور آر ایس ایس نے اتفاق رائے کے راستے کو مسترد کر دیا تھا۔

اس سب سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر کلام کی امیدواری تک صدارتی انتخاب کے اس پورے عمل میں بی جے پی کی ایک ہی کوشش رہی ہے کہ کسی طرح اپنی پسند کے آدمی کو صدر بنایا جائے اس سے صدر کے عہدے کے لیے اتفاق رائے سے فیصلے کی گنجائش ختم ہوگئی تھی پھر کیمونسٹ حزب مخالف کے برسراقتدار اتحاد کے امیدوار کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کی بات دوسری ہے اس سے ایک اور بات صاف ہوگئی ہے کہ چاہے الیگزینڈر ہوں یا کلام ان کے ذریعہ بی جے پی صدر کے عہدے پر اپنا سیاسی کنٹرول قائم کرنا چاہتی ہے کلام کے صدر بن جانے سے بی جے پی کے لیے کئی نئے فائدے ہیں۔ سب سے پہلا اور اہم فائدہ تو یہی ہے کہ گزشتہ کئی ماہ سے گجرات میں بی جے پی حکومت کی مدد سے جو مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا تھا اس گناہ کو ایک مسلمان عبدالکلام کو صدر کے عہدے کے لیے نامزد کر کے ایک حد تک دھو دیا جاسکتا ہے۔

بالکل اتفاق کی بات نہیں تھی کہ صدارتی انتخاب کے لیے بی جے پی کی طرف سے امیدوار کے نام کا اعلان ...

مہرے بدلے ہیں کھیل وہی ہے

عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے آخر میں وزارت قانون کے ... کر دیا گیا۔ جسونت سنگھ اور ... نے بھی ... دوسرے سمجھے جا سکتے ہیں جس سے حکومت کی امیج خراب ہوئی ہے اسی طرح نئے وزیر خزانہ یا وزیر داخلہ کو بھی ... اپنے شعبوں میں کوئی خاص بہتری نہیں دکھا سکے ہیں ان کی جگہ جو افراد لائے گئے ہیں ان کی ... حکومت میں کوئی اہم تبدیلی نہیں ...

دوران ان کی محنت کے بدلے میں دیا گیا انعام ہے۔ اس تبدیلی میں ... جیسی شبیہ بہتر کرنے کے باوجود ... کا یہ ... ہوسکتا ہے ... ہیں جو اب ... یہ اسمبلی انتخاب ہار گئے ... کی تلافی ہوسکتی ہے ... مرکزی حکومت کے دوران ... صدر ... وزیر اعظم ... کے پاس ...

کابینہ میں ردوبدل سے باجپئی کا قد گھٹا ہے: کانگریس

کانگریس نے کہا ہے کہ کابینہ میں گزشتہ دنوں ہوئے ردوبدل اور لال کرشن اڈوانی کے نائب وزیر اعظم کے طور پر ترقی پانے کو وزیر اعظم اٹل بہاری باجپئی کی تنزلی کے روپ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ پارٹی کے ترجمان ایس جے پال ریڈی نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ملک میں آج تک ایسا کوئی وزیر اعظم نہیں ہوا جس کے اختیارات میں ... وزیر داخلہ کے طور پر کام ... ریڈی نے کہا کہ کانگریس بی جے پی کی قومی عاملہ کے دوران ہی وزیر داخلہ لال کرشن اڈوانی نے تنظیم اور حکومت میں رد و بدل کے اشارے دیے تھے۔

جارج فرنانڈیز ان کو اب وزارت دفاع میں جارج کا ... جس کی ... ہیں۔ صاحب سنگھ ورما کو ... گیا ... وہ ... دلی میں آئندہ سال ہونے والے اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ... صاحب سنگھ ورما کو ... کیا گیا ... ان کی خدمات اور اثر و رسوخ ...

کی جگہ کس دوسرے لیڈر کو منتخب کریں۔ بہر حال وزارت میں جس ... ہوگا ... حقیقت ... مرکزی حکومت ... صرف چند چہروں کے ... کی شبیہ ... کے لیے ... کر سکیں گے۔

کس کو کیا ملا

- ونگ وجے سنگھ
- ہن کرپلانی
- بسنتی اماچی
- شتروگھن سنہا
- ڈاکٹر سی پی ٹھاکر
- سنجے پاسوان
- ہیں سنگھ
- وجے گوئل
- نیوجا ... مہاجن ...
- ایس ... مہتا
- ونود کھنہ
- ڈاکٹر ... رام
- ... وزیر مملکت ...

کیا اسی کا نام ایمان ہے اور کیا یہ ہی مومن کی شان ہے

افادات — حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھی

بار کھو! ایک آدمی اگر کوئی گناہ کا کام کرتا ہے اور دوسرا اس کے ساتھ ہو جاتا ہے تو وہ بھی گناہ میں شریک سمجھا جاتا ہے اور ہمارا یہ حال ہے کہ ہم اپنی برادری کو، دوستوں کو ناراض نہیں کر سکتے۔ مگر اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کر لیتے ہیں۔

مولانا محمد الیاس صاحبؒ جو دہلی میں تھے تبلیغی جماعت انہیں کی طرف منسوب ہے وہ فرماتے تھے کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ شادی بیاہ میں بھائی بندوں کو راضی کرتے ہیں۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ جن لوگوں سے دشمنی اور بگاڑ ہوتا ہے ایسے موقعوں پر ان کو ہر طرح خوشامد کر کے راضی کرتے اور مناتے ہیں۔ حتیٰ کہ پوچھوں کو بھی راضی کرتے ہیں ایسے وقت میں وہ بھی اکڑ جاتے ہیں کہ آج تو غرض ہے۔ ہم کو نے کرو ہیں گے اور آپ ان کو منت خوشامد کرتے ہیں۔ اسی کو مولانا الیاس صاحب فرماتے تھے کہ کیا سنت نہیں ہے کہ برادری کو راضی کرتے ہیں اور پوچھوں کو راضی کرتے ہو مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرتے ہو۔

کہاں ہے امت!! کہ خدا ناراض ہو جائے تو پروا نہیں، رسول ناراض ہو جائے تو پروا نہیں۔ قرآن کے خلاف کرنے تو پروا نہیں، حدیث کے خلاف کرنے تو پروا نہیں۔ کیا اسی کا نام ایمان ہے؟ اور مومن کی یہی شان ہے؟ سمجھ کر ہم لوگ تو ہر وقت اسی کی فکر رہتی کہ اللہ تعالیٰ کیسے راضی ہو اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیسے خوش ہوں۔ ہائے افسوس! مسلمان کہاں پہنچ گئے ہیں۔

غزوہ تبوک میں جبکہ شدت کی دھوپ کا زمانہ تھا، کھجوریں پک رہی تھیں، منافقین اس غزوہ میں شریک نہیں ہوئے اور تین مخلص صحابی بھی رہ گئے تھے۔ انھوں نے یہ خیال کیا کہ بعد میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لیں گے کہ ہر ایک سے راستہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم منزل پر منزل پہنچ گئے۔ جب مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو منافقین نے آکر جھوٹی قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کئے اور آپ نے ان کے ظاہر حال پر نظر کرتے ہوئے ان کا عذر قبول فرما لیا۔ پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کی قلعی کھول دی اور سب منافقین رسوا ہوئے۔ مگر تین صحابی جو سچے اور مخلص تھے انھوں نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی غلطی کا صاف صاف اقرار کر لیا کہ اے اللہ کے محبوب ہمارے پاس سواری بھی تھی اور ہتھیار بھی تھے، سب انتظام تھا کوئی عذر نہ تھا بلکہ سستی کی وجہ سے آپ کے ساتھ نہ جا سکے۔ اللہ کے محبوب کے سامنے ان کی بات پر حضرت کعبؓ اور ان کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں جو کہ بدر میں شریک ہونے والے، احد میں شریک، بیعت رضوان میں شریک ہونے والے، ذکر و بیعت والے سب کچھ تھے، مگر ایک مرتبہ سستی سے جہاد میں نہیں شریک ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو حکم فرما دیا کہ کوئی ان سے کلام نہ کرے۔ چنانچہ وہ مدینہ کی گلیوں میں گھومتے پھرتے تھے لیکن کوئی ان کو سلام کرتا تھا اور نہ ان کے سلام کا جواب دیتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے تو آپ ان کی طرف سے منہ پھیر لیتے تھے۔ کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نہایت پریشانی کے عالم میں مدینہ سے باہر نکلا، ابو قتادہ جو میرے چچا زاد بھائی تھے اور ہم دونوں میں نہایت محبت تھی۔ میں ان کے پاس چلا گیا اور ان کو سلام کیا تو انھوں نے جواب تک نہیں دیا اور منہ پھیر لیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ تم خوب جانتے ہو کہ میں خدا اور رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں اور منافق و مشرک کا میرے دل پر کوئی اثر نہیں پھر تم کیوں مجھ سے بات نہیں کرتے۔ ابو قتادہ نے اب بھی جواب نہ دیا۔ جب میں نے تیسری بار یہی بات دوہرائی تو صرف اتنا جواب دیا کہ "اللہ و رسولہ اعلم" یعنی اللہ اور رسول ہی کو خوب معلوم ہے۔ مجھے بہت ہی رقت ہوئی اور میں خوب ہی رویا۔ اس کے بعد شہر کو لوٹ کر آیا اور مدینہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک قبطی جو شام سے غلہ فروخت کرنے کیلئے آیا تھا، یہ اعلان کر رہا تھا کہ مجھے کوئی کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے۔ لوگوں نے مجھے دیکھ کر میری طرف اشارہ کر دیا۔ چنانچہ وہ قبطی میرے پاس آیا اور غسان کے عیسائی بادشاہ کا ایک خط دیا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے سردار نے تم پر انتہائی ظلم کر رکھا ہے اور سخت بے رخی کا معاملہ کیا ہے اللہ تعالیٰ تم کو اس ذلت اور بے قدری کی جگہ نہ رکھے۔ سو اگر تم وہاں سے منتقل ہو جاؤ تو ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہاری ہر طرح غمخواری اور مدد کریں گے۔ جب میں نے عیسائی بادشاہ کے اس خط کو پڑھا تو اپنے دل میں کہا کہ یہ بھی میری ایک آزمائش ہے اور اس سے مجھے بہت صدمہ ہوا کہ میری یہ حالت ہے کہ کافر لوگ طمع کرنے لگے۔ پھر میں نے اس خط کو تنور میں ڈال کر آگ کے حوالے کر دیا۔ ابن عابدی کی روایت ہے کہ کعب بن مالکؓ نے اس خط کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے اعراض کی وجہ سے میرا یہ حال ہو گیا ہے اور میں اس نوبت کو پہنچ گیا کہ کفار میری طرف نظر کرنے لگے اور اپنی طرف مائل کرنے کے خواہشمند ہونے لگے۔ اسی حالت میں چالیس دن گزرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد حضرت خزیمہ بن ثابتؓ یہ حکم لے کر پہنچے کہ اپنی اہلیہ سے علیحدگی اختیار کر لو۔ انھوں نے پوچھا کہ طلاق دے دوں؟ تو کہا کہ نہیں بلکہ بیوی سے علیحدہ رہیں۔ اس سے ملاقات نہ کریں۔ چنانچہ اپنی بیوی کو میں نے میکے بھیج دیا۔ الغرض اب بیوی سے بھی جدائی ہو گئی اور پچاس دن تک وہ اسی حال میں تڑپتے رہے کہ زمین باوجود کشادگی کے ان پر تنگ نظر آتی تھی، کوئی بھی ان کا ہمدرد نظر نہیں آتا تھا۔ بالآخر ان کے لئے بشارت آئی اور پچاس دن کے بعد قرآن کی آیات نازل ہوئیں اور ان کی توبہ قبول ہوئی۔

آپ بتائیے کہ ایک غلطی کی وجہ سے قطع تعلق اور یہ صحابہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیسا عتاب ہوا، اور ہم جان بوجھ کر روزانہ کریں اور ہم شرک کریں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں، جھوٹ بولیں، غیبت کریں، بہتان لگائیں، قرآن و حدیث کے احکام سے کوسوں دور ہو جائیں، تب بھی مسلمان ہیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں؟؟ آخر یہ کیسے مسلمان ہیں اور یہ کون سی محبت ہے۔

نیک کام وہی ہے جو شریعت سے ثابت ہو اور جو چیز شریعت سے ثابت نہیں اس کو کتنا ہی لوگ نیک کہیں وہ ہرگز نیک کام نہیں ہو سکتا۔ جو چیز صحابہ نے نہیں کی، تابعین نے نہیں کی، تبع تابعین نے نہیں کی، ائمہ مجتہدین نے نہیں کی، وہ کام نیک نہیں ہے۔ اصول شریعت چار ہیں جن سے احکام ثابت ہوتے ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت اور قیاس مجتہد۔ ان چاروں دلیلوں کے علاوہ کوئی چیز عبادت نہیں ہو سکتی۔

آج اگر ہمارا ایمان سچا ہو جائے اور اعمال صالحہ اختیار کریں۔ شادی میں، غمی میں، لینے دینے میں، اٹھنے بیٹھنے میں، کاروبار میں، صورت میں، سیرت میں، غرض ہر چیز میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اختیار کریں تو آج بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔

(بعض لوگ بزرگی صرف کرامت کو سمجھتے ہیں اور علماء میں سے بعض حضرات عوام کے سامنے کرامتوں کو اس طرح بیان کرتے ہیں جیسے یہی سب کچھ ہے۔ اس کے علاوہ آدمی بزرگ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ بہت بڑا دھوکہ ہے اور آج کل عوام کی گمراہی کا سبب اکثر یہی ہے۔ اصل بزرگی اتباع سنت ہے)

حضرت بایزید بسطامیؒ سے کسی نے آکر کہا کہ فلاں بزرگ ہوا پر اڑتے ہیں اور ایک لمحہ میں ایک دن کا راستہ طے کر لیتے ہیں تو فرمایا کہ وہ تو ایک پرندہ کا راستہ ایک آن میں طے کرتے ہیں اور شیطان مشرق سے مغرب تک ایک لمحہ میں طے کر جاتا ہے تو اس سے کیا ہوا۔ اصل کرامت یہ نہیں ہے بلکہ اصل کرامت یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے۔

ایک بزرگ دریائے دجلہ میں پانی پر مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھ رہے تھے ... [illegible]

وقت کی قدر و قیمت پہچانئے

تحریر: مولانا عبدالماجد دریاآبادی

آپ اگر امیر ہیں تو اپنی امیری اور اگر غریب ہیں تو اپنی غریبی میں اپنے پیسوں کو کس قدر عزیز رکھتے ہیں؟ آپ صرف اس وقت صرف کرنا چاہتے ہیں جب اس کے معاوضہ میں آپ کو کسی خاص لذت یا نفع کی امید ہوتی ہے۔ لیکن خدا کی دی ہوئی اس بڑی نعمت اور فطرت کی بخشی ہوئی اس بڑی دولت کا بھی آپ نے حساب کتاب رکھا ہے جس کا نام "وقت" ہے؟ ... کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟

"کل" یہ حساب کوئی دوسرا لے گا، "آج" آپ خود اپنا احتساب کیوں نہ کریں؟ ... [illegible]

پارلیمنٹ و ریاستی اسمبلیوں کا انتخاب لڑنے والے امیدواروں کو
دینی ہوگی اب جرائم کی تفصیل

پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات لڑنے والے امیدواروں کو اب اپنے جرائم کے معاملات میں فرد جرم، الزامات، اثاثے اور تعلیمی لیاقت کی بھی صحیح معلومات فراہم کرنی ہوں گی۔ سپریم کورٹ کی ہدایت پر الیکشن کمیشن نے انتخابی عمل میں سدھار لانے کے لیے یہ قدم اٹھایا ہے۔ کمیشن نے سپریم کورٹ کی جانب سے گذشتہ دنوں دیے گئے فیصلے کی روشنی میں ایک تفصیلی آرڈر بھی جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حلف نامے کے ذریعے دی گئی اس اطلاع کے غلط پائے جانے پر نامزدگی رد ہو جائے گی۔ غلط اطلاع دینے یا کسی اطلاع کو چھپانے کیلئے امیدوار کو تعزیرات ہند کے تحت سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے آرڈر میں الیکشن کمیشن کو امیدواروں سے پانچ اہم موضوعات پر معلومات حاصل کرنے کے طور طریقے تیار کرنے کے لیے دو ماہ کا وقت دیا تھا۔ اس ہدایت میں امیدوار سے کاغذات نامزدگی بھرواتے وقت جرائم کے معاملات میں فرد جرم، الزام، ان کے اثاثے اور تعلیمی لیاقت کی صحیح معلومات حلف نامے کے ذریعے دینے کے لیے کہا گیا۔

ہر امیدوار کو اپنے بارے میں صحیح معلومات ہائی کورٹ کی جانب سے مقرر کردہ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ، نوٹری یا اوتھ کمشنر کے سامنے دستخط شدہ حلف نامے کے ذریعے دینی ہوگی۔ اس پر عمل نہ کیے جانے کی صورت میں اس کی نامزدگی رد کی جا سکتی ہے۔ الیکشن افسر اس نامزدگی کو مسترد کر سکتا ہے۔ غلط نامزدگی پر بھی نامزدگی رد ہو سکتی ہے۔

سپریم کورٹ کے آرڈر میں کہا گیا ہے کہ ملک کے شہریوں کو امیدوار کے بارے میں پوری معلومات ہونے کا حق ہے جو اس کی نمائندگی کرنے جا رہا ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ امیدواروں کو اس کے تحت اپنے جرموں اور ان کے لیے ملی سزا کی اطلاع بھی حلف نامے کے ذریعے دینی ہوگی۔ کمیشن نے بیان حلفی کا ایک خاکہ بھی جاری کیا ہے جس کے ساتھ ہر امیدوار کو اپنے کاغذات نامزدگی کے ساتھ جمع کرنا ہوگا۔

امیدوار کے ذریعے دی گئی تفصیل الیکشن افسر کے نوٹس بورڈ پر لگائی جائے گی اور بھی دیگر امیدواروں اور پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کو بھی کھلے عام دستیاب کرایا جائے گا۔ اگر کوئی مخالف امیدوار کسی امیدوار کے ذریعے دی گئی اطلاع کو بیان حلفی کے ذریعے غلط ٹھہراتا ہے تو اس کے بیان حلفی کی بھی تشہیر کی جائے گی۔ کمیشن نے پہلے اس کے لیے وزارت قانون سے نامزدگی فارم میں تبدیلی کرنے کے لیے کہا تھا لیکن قانون کی وزارت نے یہ بات نہیں مانی۔ کمیشن نے دستور کی دفعہ ۳۲۴ کے تحت ملے اختیارات کا استعمال کرکے یہ قدم اٹھایا ہے۔ بحرحال شبہ والے اداروں کو اختیار دیا ہے جو اسے سپریم کورٹ کے الیکشن کمیشن سے اس طرح کے حکم کے تحت معلومات فراہم کرنے کیلئے کہا تھا۔ اس سلسلے میں الیکشن کمیشن کے سیکریٹری اے کے مجمدار نے آٹھ صفحات پر مشتمل ایک ہدایت نامہ جاری کیا ہے جس کو فوری طور پر لاگو کر دیا گیا ہے۔ اور سب سے پہلے جموں کشمیر اسمبلی کے اکتوبر میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں نافذ ہوں گی۔

اس معاملے کو لے کر گذشتہ کئی دنوں سے وزارت قانون اور الیکشن کمیشن کے درمیان گفتگو چل رہی تھی۔ سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ گذشتہ ۲ مئی کو حکومت ہند بنام ایسوسی ایشن آف ڈیموکریٹک ریفارمز اور دیگر کے درمیان چلنے والے مقدمہ پر دہلی ہائی کورٹ کے جانب سے ۲ نومبر ۲۰۰۰ء کو دیے گئے فیصلے کے خلاف مرکزی حکومت کی اپیل پر دیا تھا۔ ایسوسی ایشن نے ہائی کورٹ میں ایک مفاد عامہ پٹیشن دائر کی تھی۔ ہائی کورٹ نے فیصلے میں کہا گیا تھا کہ ووٹروں کو یہ نمائندے منتخب کرنے کا موقع دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ امیدوار کے ماضی کے بارے میں ان کو اندھیرے میں نہ رکھا جائے کیونکہ ایسا کرنا ملک اور جمہوریت کے حق میں نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے الیکشن کمیشن سے امیدواروں کو امیدوار کے بارے میں مذکورہ بالا پانچ موضوعات پر معلومات دینے کے بارے میں کہا تھا۔

مرکزی حکومت نے ہائی کورٹ کے اس حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہائی کورٹ کو اپیل کرنے والوں کو ہدایت دی جانی چاہیے تھی کہ وہ قانون میں ضروری ترمیم کرانے کیلئے پارلیمنٹ کا سہارا لیں۔ اسے الیکشن کمیشن کو اس پر عمل کرنے کو براہ راست نہیں کہا جانا چاہیے تھا۔ سپریم کورٹ نے گذشتہ ۲ مئی کو اپنے حکم میں حکومت کے اعتراضات کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ الیکشن کمیشن کا دائرہ کار بہت بڑا ہے۔ اس کے پاس انتخابات کو ٹھیک سے کرانے کیلئے کئی اختیارات موجود ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب صورت حال قانون کے دائرے میں نہیں آتی تو الیکشن کمیشن نے احکامات جاری کیے ہیں اور یہ کہتے ہوئے اس نے مرکزی حکومت کی یہ اپیل خارج کرکے ہائی کورٹ کے فیصلہ کو برقرار رکھا ہے۔ جس پر عمل درآمد الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ □□

ایڈوانی کو نائب وزیراعظم کیوں بنایا گیا

اٹل بہاری واجپئی کی کابینہ میں وزیر داخلہ سنترال کرشن ایڈوانی کی نمبر دو کی حیثیت شروع سے ہی بنی ہوئی تھی۔ ایسی حالت میں انھیں نائب وزیراعظم بنا کر ان کی اس حیثیت کو رسمی شکل دینے کی اسی کون سی ہنگامی صورت حال پیدا ہو گئی یہ ایک سوال ہے جو این ڈی اے کے کئی بڑے لیڈروں کو بے چین کئے ہوئے ہے اور حالانکہ اپنی کمزور گرفت کی وجہ سے وہ چپ سادھے بیٹھے رہے ہیں لیکن ان میں سے کئی ایک لیڈر محسوس کر رہے ہیں کہ گذشتہ چند ہفتوں کے دوران بی جے پی کی سیاسی چالوں سے ان کے قد اتنے چھوٹے ہوئے ہیں کہ بی جے پی آئندہ کی مرضی کی این ڈی اے حکومت کے لیے فیصلہ کن فارمولہ بن گئی ہے۔

۱۹۹۹ء میں جب این ڈی اے حکومت بنی تھی تو واجپئی کو چھوٹے موٹے پالیسی پر مبنی فیصلے بھی این ڈی اے کی رابطہ کمیٹی کے مشورہ سے کرنے پڑتے تھے۔ کئی طرح کے اختلافات ابھر کر سامنے آتے تھے۔ پھر ایک دور سے گذرنے کا دور چلتا تھا۔ چھوٹے لیڈروں کی منشا بھی اہم بھی جاتی تھی لیکن آج حالات مختلف ہوتے ہوئے ہیں۔ پہلے بی جے پی میں فیصلہ کرلیا جاتا ہے اور پھر اسے این ڈی اے کی رابطہ کمیٹی میں سنا دیا جاتا ہے وہ بھی اگر ضروری سمجھا جائے۔

اجودھیا مسئلہ پر عدالت کا حکم ماننے پر دلچسپ پر دیپیش کا حلیہ جان ہو پائی ہے بی جے پی کے کڑوادی خیمہ کے لیڈر ونئے کٹیار کو صدر بنانے کا معاملہ ہو این ڈی اے کی تمام سیکولر پارٹیاں ان پر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ گو ایش میں حال گجرات کے فسادات کو لے کر رہا۔ لوک سبھا میں تعداد کی بنیاد پر ان کی قدر وہاں ابھی تیلگو دیشم کا باقی ہے لیکن بی جے پی کی سخت گیری کے چلتے ہوئے چندرابابو نائیڈو کا دبدبہ بھی کمزور ہو جانا ہے کیونکہ این ڈی اے میں شامل دوسری پارٹیاں ان کا کوئی ساتھ نہیں پڑی ہیں۔

این ڈی اے کے ایک لیڈر نے غیر رسمی گفتگو میں کہا کہ حالانکہ کابینہ میں حالیہ ردوبدل سے حلیف پارٹیوں کے لیے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن واجپئی نے اس کے لیے این ڈی اے کے دیگر لیڈروں سے مشورہ کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ واجپئی جی نے جموں کشمیر میں صدارتی راج لگانے کے اشارے دیے لیکن اتنے اہم معاملہ پر بھی این ڈی اے کی رابطہ کمیٹی میں اس پر کوئی بحث نہیں کی گئی۔

سماج وادی تحریک سے وابستہ ایک این ڈی اے لیڈر کا ماننا ہے کہ ایڈوانی کو نائب وزیراعظم بنانے کی وجہ بی جے پی کی داخلی سیاست ہے۔ بی جے پی کی نوجوان لابی چاہتی ہے کہ واجپئی جی کے بعد سے پہلے ہی این ڈی اے میں غیر متنازعہ متبادل تیار ہو جائے۔ یہی کوشش کی جا رہی ہے کہ ایڈوانی کو جب وزیراعظم بنا کر این ڈی اے میں ان کی قبولیت کیلئے سبھی مشکلات ختم کر دی جائیں۔ اس سے عہدہ پر بڑی جد آدمی ہیں۔ اس سے نظریہ کے کٹر سخت گیر کردار کی نارمل بھی دور ہو جائے گی جن کو یہ لگ رہا ہے کہ جارہی ہے کہ واجپئی حکومت میں ہندو وادی چہروں کی زیادہ اہمیت نہیں ہے۔ سومو بھیا جن اور اوما بھارتی جیسے نوجوان لیڈر بھی مستقبل کی خاص ضروریات کو دیکھتے ہوئے ایڈوانی کا قد اونچا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کوشش میں این ڈی اے کے کنوینر جارج فرنانڈیز کا بھی اہم رول مانا جا رہا ہے۔ این ڈی اے میں جارج کی سیاسی پوزیشن کافی کمزور ہو چکی ہے کیونکہ جارج موجودہ حالات میں زیادہ مداخلت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ تہلکہ سے ان پر کافی دباؤ ہے۔ یہاں یہ بیان کرنا بھی دلچسپ ہوگا کہ اس وقت این ڈی اے کے کئی بڑے لیڈر واجپئی جی کے ساتھ ساتھ ایڈوانی کی بھی مہربانی اور نظر عنایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جسے این ڈی اے کا مشن ۲۰۰۴ء کا بدلا ہوا چہرہ کہا جا سکتا ہے۔ □□

بقیہ: منظر پس منظر
(صفحہ ۱۲ سے)

گیا ہے کہ کوچ میں کئی پتھروں اور شیشے کے ٹکڑوں کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ باہر سے شدید پتھراؤ کیا گیا اور اس وقت ایس ۶ کے چاروں میں سے تین دروازے کھلے ہوئے تھے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کوچ کو آگ لگنے سے پہلے تقریباً ۶۰ لیٹر آتش گیر مادہ (مثلاً پٹرول یا مٹی کا تیل) اس کے اندر بہایا گیا ہوگا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کوچ کی کھڑکیوں کی بلندی سات فٹ ہے اور باہر سے پھینکا گیا پٹرول یا مٹی کا تیل کوچ کے اندر نہیں پہنچ سکتا تھا اور پھینکا بھی تو صرف کوچ کے باہری حصہ تک۔ اس واقعہ کے بعد جس میں ۵۸ لوگ مارے گئے تھے گجرات میں وسیع پیمانہ پر تشدد پھوٹ پڑا تھا جس میں تقریباً ۹۰۰ جانیں گئیں۔ اس لیے اگر گودھرا حادثہ کی منصفانہ و غیر جانبدارانہ جانچ کی جائے تو کوئی بعید نہیں کہ اس میں بھی ان لوگوں کا ہاتھ سامنے آئے جنھوں نے فساد برپا کیا ہے اور جو لوگ برسوں سے فساد کرانے کی تیاری کر رہے تھے اس لیے کہ وہ اپنے ناپاک عزائم پورے کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں اور کسی حد تک بھی جا سکتے ہیں۔ □□

جمعیۃ علماء اترپردیش کے وفد کا دورہ موہن مڑھیرا

جمعیۃ علماء بہرودی کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ اجلاس

جمعیۃ علماء بہار و جھارکھنڈ کا اجلاس عام

بقیہ: ایمان

سانحۂ ارتحال

اخباری نوٹس

فہرست عطیہ دہندگان ریلیف فنڈ جمعیۃ علماء ہند برائے گجرات

معرفت مولانا محمد طیب صاحب

معرفت مولانا محمد صدیق اللہ چودھری صاحب جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ویسٹ بنگال

بقیہ: سنگھی چال

بقیہ: اسرائیل

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
12 - 18 JULY 2002
Posting Date - 8/9 July 2002
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11052/ 2002

منظر پس منظر

۴-س-ج

گودھرا حادثہ

ایڈوانی جی کا اعتراف • ایک اہم سوال
فورنسک سائنس لیبارٹری کی ابتدائی رپورٹ

ایڈوانی جی کا اعتراف

نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے پہلی بار کھل کر یہ اعتراف کیا ہے کہ گودھرا کا واقعہ دہشت گردانہ کارروائی نہیں تھی البتہ وہ منصوبہ بند تھا۔ ۱۶ر جون کو احمد آباد میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر ایڈوانی نے کہا کہ کسی نے کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ گودھرا کا واقعہ ایک دہشت گردانہ عمل تھا تاہم جس طرح بہت سے لوگ وہاں جمع ہوئے اور سابرمتی ایکسپریس کی ایک بوگی کو نذر آتش کر دیا اسے منصوبہ بند ہی کہا جائے گا۔

گودھرا کے واقعہ اور اس کے بعد ہوئے فرقہ وارانہ فسادات پر روز اول سے ملک میں بحث چل رہی ہے۔ بی جے پی اور اس کی ہم خیال تنظیمیں نیز اس کی ریاستی و مرکزی حکومتیں اول دن سے یہ بات کہہ رہی ہیں کہ وہ ایک منصوبہ بند کارروائی تھی اور فساد صرف گودھرا کا رد عمل تھا۔ ابتداء میں فرقہ پرست قوتوں اور گجرات کی نریندر مودی سرکار کی طرف سے یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ گودھرا کا واقعہ ایک دہشت گردانہ حملہ تھا۔ ریاستی وزیر مملکت برائے امور داخلہ گوردھن جھڑپا نے بھی کہا تھا کہ سابرمتی ایکسپریس کی بوگی کو نذر آتش کرنا ایک دہشت گردانہ کارروائی تھی اور ریاستی حکومت نے دہشت گردی کی کارروائی مان کر ہی اس کے ملزمین کے خلاف شروع میں پوٹا لگایا تھا۔ اب مسٹر ایڈوانی کے مذکورہ بیان سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ ریاستی و مرکزی حکومت کے نزدیک وہ کارروائی دہشت گردانہ نہیں تھی۔

دینے یا غیر جانبدارانہ طریقہ سے حقائق کا پتہ لگانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ سوال یہ ہے کہ اگر وہ واقعہ منصوبہ بند تھا تو بھیڑ نے صرف کوچ نمبر ۶ پر ہی حملہ کیوں کیا، دیگر بوگیاں کیوں نہیں جلائیں۔ پھر اس حملہ کا منصوبہ کس نے بنایا تھا اور اس کا مقصد کیا تھا۔ اگر اسے منصوبہ بند بھی فرض کر لیا جائے تو سوال یہ ہے کہ کیا آگ اتنی تیزی سے

کی کہ مسافروں کو بچنے کا موقع ہی نہیں ملا، جبکہ ہر بوگی میں چار دروازے ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ اگلی اور پچھلی بوگیوں میں جانے کے لیے دو راستے الگ تھے۔ پھر ۵۸ مسافروں میں پھنس کر کس طرح جل گئے اور کوچ نمبر ایس-۵ اور ایس-۷ کے مسافروں اور ٹرین میں سفر کرنے والے ہیجڑوں کا ریسکیو کیوں نے بچا لی گئی بوگی کے مسافروں کو بچانے کی کوشش کیوں نہیں کی۔ ریلوے کے ریکارڈ میں اس ٹرین کی ریزرویشن فہرست موجود ہے۔ اسے عام کرنے اور فہرست کے مطابق خصوصاً ایس-۵ اور ایس-۶ کے مسافروں کو طلب کرکے جو واقعہ کے عینی شاہد ہیں ان کے بیانات کیوں نہیں قلمبند کیے گئے۔ ایسی بھی خبر ہے کہ گودھرا اسٹیشن سے مسلم کیبن کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے بغیر ہی ان کے لواحقین کو سونپ دی گئیں۔ جلی ہوئی

۵۸ میں سے ۳۹ لاشوں کی شناخت کی گئی۔ تین ماہ گزرنے کے بعد بھی بقیہ ۱۹ لاشوں کی شناخت کا مسئلہ پراسرار بنا ہوا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کوچ نمبر ایس-۶ کی ریزرویشن فہرست عام نہیں کی گئی جس سے پتہ چلے کہ اس میں کون لوگ

سفر کر رہے تھے جس شدت سے کہا گیا اگر واقعہ کے کارسیوک شامل تھے تو دیگر بوگیوں میں بھی تھے صرف ایک ہی بوگی کو کیوں نشانہ بنایا گیا اور کس نے اس میں آگ لگائی۔ Steam Vacuum کاٹ کر ٹرین روکی گئی پھر واقعہ کا کوئی ذکر کیوں نہیں ہے۔ گودھرا کا بھی کوئی جواب نہیں اس پر پردہ ڈالا جا رہا ہے۔

یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت حقیقت کو تسلیم کرنے سے راہ فرار اختیار کر رہی ہے اور واقعہ گودھرا کو رنگ دیا جا رہا ہے۔ جبکہ دوسری طرف کی تحقیقاتی کمیٹیوں کی رپورٹوں سے یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ فساد منصوبہ بند تھا اس کی تیاری بہت پہلے سے کی جا رہی تھی صرف ایک بہانے کی تلاش تھی جو گودھرا کے واقعہ نے فراہم کر دیا۔ اگر وہ واقعہ نہیں بھی پیش آتا تب بھی فساد کی تیاری کروانے والے فساد ضرور کرواتے۔ اتنے بڑے پیمانے پر فساد برپا کرنے کیلئے تیاری کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اتنے بڑے فساد کو صرف ایک واقعہ کا رد عمل نہیں کہا جا سکتا۔

فورنسک سائنس لیبارٹری کی ابتدائی رپورٹ

ابھی حال ہی میں گودھرا ٹرین واقعہ کے مختلف پہلوؤں کی جانچ کرنے والی فورنسک لیبارٹری نے اپنی جو ابتدائی رپورٹ پیش کی ہے اس میں کہا ہے کہ ایس-۶ کوچ میں آتش زنی کے لئے آتش گیر مادہ ڈالا گیا۔ ممکن ہے کہ باہر سے نہیں بلکہ اندر سے کوچ میں پھیلائے گئے ہوں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا (باقی صفحہ پر)

۱۹ر جولائی ۲۰۰۲ء جمعہ کو یوم فلسطین کے طور پر منائیں۔ امیر الہند مدظلہ کی اپیل

نئی دہلی — ۳ر جولائی

جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے فلسطینی عوام کی دردناک حالت اور اسرائیلی جارحیت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ فلسطینی انتفاضہ اور عوام کی مظلومیت سب کی اور امریکہ، اسرائیل کا یہ ظلم و زیادتی، ناانصافی اور دہشت گردی اور بربریت انتہا تک پہنچ گئی ہے۔ انھوں نے امریکہ کو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد اور دہشت گردی اور ظلم و زیادتی کا حامی قرار دیتے ہوئے اس پر حیرت و افسوس کا اظہار کیا کہ عالمی برادری مظلوموں، کمزوروں کو حق و انصاف دلانے میں قطعی ناکام ہو رہی ہے۔ اقوام متحدہ امریکہ، برطانیہ جیسی بڑی طاقتوں کا آلہ کار بن کر رہ گیا ہے۔ اس نے حق و انصاف یعنی امریکی صہیونی طاقتوں کے مفاد کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اسلام کے وجود کا خاتمہ ان کا مقصد ہو گیا ہے، جس میں فلسطینیوں کے قتل عام کے حوالے کے لیے اسرائیل کی جارحیت کے خلاف اپنا مضبوط کردار نہیں نبھا سکے۔ مولانا مدنی نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عالمی برادری خصوصاً عرب اور مسلم ملکوں کے سربراہ اپنے اپنے مفادات اور اقتدار کو امریکہ کی خوشنودی اور اسرائیلی جارحیت و بربریت اور مسلسل قتل عام کے خلاف متحدہ محاذ بنا سکے اور نہ ہی آج تک کوئی کامیاب منصوبہ بندی ہی کر سکے ہیں۔ مظلوم فلسطینی مردوں کی زمینوں پر ان کو بے دخل کرکے مسلسل نئی یہودی بستیاں بسائی جا رہی ہیں۔ مسجدوں کو جوا خانوں، شراب خانوں اور ہوٹلوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بہت سی مسجدوں کو یا تو شہید کر دیا گیا ہے یا مقفل اور بند، بہت سی کو یہودی عبادت گاہ میں تبدیل کر دیا ہے۔

ان مساجد کی تعداد تقریباً ۱۲۰۰ ہے۔ القدس کی مسجد کا نام مسجد کو بند کر دیا ہے۔ آج یہ عمارت ایک ہیکل سرکاری کا دفتر بن گئی ہے۔ حیفا کی مسجد ام الفرج، مسجد وادی الحوارث، عکا کی مسجد الشیخ عمر کو بھی شہید کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ فلسطینی مردوں، عورتوں، بچوں کا قتل عام اور فلسطینیوں کی جائیدادوں کو ضبط کرکے یہودی صہیونی ملکیت میں دینے کا گھناؤنا عمل جاری ہے۔ فلسطینی اتھارٹی کے تقریباً تمام بنیادی ڈھانچے، عمارتوں اور تنصیبات کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ غرب اردن کے تمام مرکزی شہروں پر اسرائیلی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ یاسر عرفات کے دفتر تک کا محاصرہ اور اسے برباد کر دیا گیا ہے۔ غزہ پٹی میں تین چوتھائی فلسطینی خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ ۷۰ سے ۸۰ فیصد تک بے روزگاری کی شرح پہنچ گئی ہے۔ اجتماعی سزا کے طور پر غزہ پٹی کو سیل کرنے کے قریب ہے۔ مزید فلسطینی عوام کو فاقہ کشی اور بے روزگاری کی دلدل میں ڈال دیا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی، ظلم و بربریت، ناانصافی کو دیکھتے ہوئے خاموش رہنا انصاف، انسانیت کے تقاضوں کے منافی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے ہمیشہ فلسطینی مظلوم عوام کی حمایت میں اور اسرائیلی غاصبوں کے ظلم و بربریت کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ انھوں نے اس بات پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا کہ ہندوستان کی موجودہ حکومت نے فلسطین کے مظلوم عوام کے سلسلے میں اپنا موثر کردار کھو دیا ہے۔ انھوں نے تمام انصاف پسند انسانیت نواز، ظلم و بربریت مخالف افراد اور تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ غاصبوں، ظالموں اور ان کے حامیوں کے خلاف اور مظلوموں، کمزوروں کے حق میں آواز بلند کریں اور ۱۹ر جولائی ۲۰۰۲ء جمعہ کو یوم فلسطین منائیں۔

ایک اہم سوال

رہی بات منصوبہ بند ہونے کی تو اس کا ڈھنڈورا خوب پیٹا جا رہا ہے لیکن آج تک ان سے جڑے سوالات کا جواب

خریداران حضرات متوجہ ہوں

جن خریداروں کی طرف زر سالانہ باقی ہے ان کو بار بار یاد دہانی کرائی جا چکی ہے۔ اب بذریعہ اخبار آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن خریداروں پر رقم باقی ہے وہ

۳۱ر جولائی ۲۰۰۲ء

تک دفتر کو ارسال کر دیں۔ بصورت دیگر ان کا اخبار بند کر دیا جائے گا۔ (منیجر)

الجمعیۃ

پرنٹر و ناشر : مولانا اسجد مدنی
مدیر : محمد حنیف راہی کبیر
ملکیت : جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت : مدنی ہال، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی-۱۱۰۰۰۲
مطبوعہ : اے پی آفسیٹ، ... نئی دہلی-۲

گجرات کے ہولناک فساد کے متاثرین کی بھرپور امداد کیجئے — امیر الہند مدظلہ کی اپیل